سوال

(418)جو شخص بغیر ارادہ حج کے مکہ آئے پھر۔۔۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو مکہ مکرمہ میں کسی کام یا ملازمت کے لیے آیا ہو اور پھر اسے حج کرنے کی فرصت بھی حاصل ہو گئی تو کیا وہ اپنی جگہ ہی سے احرام باندھے یا حرم سے باہر حل میں جا کر احرام باندھے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب کوئی شخص مکہ مکرمہ میں آئے اور اس کی حج یا عمرہ کی نیت نہ ہو بلکہ وہ کسی ضرورت، کسی رشتہ دار کی ملاقات، کسی مریض کی عیادت یا تجارت وغیرہ کے لیے آیا ہو اور پھر اس کا حج یا عمرے کا ارادہ بن گیا ہو تو اسے چاہیے کہ حج کا احرام تو اپنی جگہ ہی سے باندھ لے خواہ وہ مکہ شہر کے اندر رہ رہا ہو یا مضافات میں۔ اور اگر اس کا عمرے کا ارادہ ہو تو پھر اسے احرام کے لیے حدود حرم سے باہر حل کی طرف نکلنا پڑے گا خواہ تنعیم چلا جائے، جعرانہ یا کسی اور جگہ کیونکہ عمرہ کے لیے سنت بلکہ واجب یہی ہے کہ وہ حل کی طرف جائے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا[1] جب انہوں نے عمرے کا ارادہ کیا کہ تنعیم جائیں اور آپ کے بھائی حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ آپ کے ہمراہ حدود حرم سے باہر حل یعنی تنعیم تک جائیں چنانچہ عمرے کا ارادہ کرنے والے کے لیے واجب یہی ہے لیکن حج کا ارادہ کرنے والے کو چاہیے کہ وہ ایک جگہ ہی سے احرام باندھ لے خواہ وہ حدود کے اندر ہو یا باہر جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے۔

---

[1] صحیح بخاري، باب کیف تھل الحائض والنفساء، حدیث: 1556 و صحیح مسلم، الحج، حدیث: 1211

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب المناسک : ج 2 صفحہ 297